فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۸ ربیع الاول ۱۳۸۲ ہجری

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
خطبہ نمبر ۵ ؍؍
سالانہ بیرون پاکستان ۳۵ ؍؍

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۰ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۸ ؍ اگست بوقت ۱۱½ بجے دن

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی ۔ رات نیند آگئی ۔ اِس وقت طبیعت بہتر ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خدا سے جدا ہو کر پیدا ہوتا ہے

اس کے دور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے

"گناہ کے دور کرنے کا علاج صرف خداتعالیٰ کی محبت اور عشق ہے ۔ لہٰذا وہ اعمالِ صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں ۔ کیونکہ انسان خداتعالیٰ کے لئے نیک کام کرکے اپنی محبت پر مہر لگاتا ہے ۔ خداتعالیٰ کو اس طرح پر مان لینا کہ اس کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھنا یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی ۔ یہ وہ پہلا مرتبہ محبت ہے جو درخت کی اُس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زمین میں لگایا جاتا ہے ۔ اور پھر دوسرا مرتبہ استغفار ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ خداتعالیٰ سے الگ ہوکر انسانی وجود کا پردہ نہ کھل جائے اور یہ مرتبہ درخت کی اس حالت سے مشابہ ہے جبکہ وہ زور کرکے پورے طور پر اپنی جڑ زمین میں قائم کرلیتا ہے اور پھر تیسرا مرتبہ توبہ ۔ جو اس حالت سے مشابہ ہے کہ جب درخت اپنی جڑیں پانی سے قریب کرکے بچہ کی طرح اس کو چوستا ہے ۔ غرض گناہ کی فلاسفی یہی ہے کہ وہ خداتعالیٰ سے جدا ہوکر پیدا ہوتا ہے ۔ لہٰذا اس کا دور کرنا خداتعالیٰ کے تعلق سے وابستہ ہے ۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۳)

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو آجکل کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہونا شروع ہوگیا تھا لیکن ایک دن آپ پلنگ پر سے گر پڑے ۔ جس کی وجہ سے طبیعت پھر زیادہ ناساز ہوگئی ۔ علاج ہو رہا ہے ۔ مگر ابھی تک حال یہ ہے کہ چل پھر بالکل نہیں سکتے ۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شاہ صاحب موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

نونہالانِ جماعت سے گزارش

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

احباب کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعہ احمدیہ کا نئے سال کا داخلہ چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سئے نئے دروازے کھل رہے ہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے تحریک جدید کو ایک کثیر تعداد میں مبلغین کی ضرورت ہے ۔ اب جبکہ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اور دوسرے امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں میں احمدی نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدمتِ اسلام کے لئے وقف کریں اور اپنے آپ کو جامعہ میں داخلہ کے لئے پیش کریں ۔

جملہ امراء جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس ضروری امر کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

مرزا مبارک احمد وکیل اعلیٰ تحریک جدید

ایک یاددہانی

مشہور مقولہ ہے کہ انسان نسیان کا پتلا ہے اور اس کی صداقت ہمیں آئے دن معلوم ہوتی رہتی ہے ۔ نیکی کے کاموں کی یاددہانی عموماً بہت فائدہ مند ہوتی ہے پس اراکین مجلس انصاراللہ کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ مجلس نے اس وقت چار چندے جاری کر رکھے ہیں جن میں ہر رکن کا حصہ لینا ضروری ہے ۔

(۱) چندہ مجلس ۔ اس کی شرح ۲ پیسہ فی روپیہ آمد ہے ۔ بشرطیکہ ۲۵ پیسے ماہوار سے کم نہ ہو ۔

(۲) سالانہ اجتماع ۔ ایک روپیہ فی رکن سالانہ

(۳) اشاعت لٹریچر ۔ ایک روپیہ فی رکن سالانہ

(۴) چندہ تعمیر حسب استطاعت ۔ (۵) ان چندہ جات کے علاوہ اراکین کا یہ بھی فرض ہے کہ ماہنامہ انصاراللہ جو روحانی خزائن سے پُر ہوتا ہے اور سعید روحوں کی پیاس کو بجھانے کا ذریعہ ہے ۔ اس کی اشاعت کو بھی بڑھائیں

قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اگست ۶۲ء

ضرورت امام

یادش بخیر "صوفی نذیر" احمد صاحب کا ایک نوٹ بعنوان سلوک و تصوف ہفت روزہ "صدق جدید" ۲۷ جولائی ۱۹۶۲ء میں نقل ہوا ہے اس کا پہلا حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"اگر صرف سلوک و تصوف سے دین و امت کی تجدید ممکن ہوتی تو بلا شک و شبہ میرے لئے اس سلسلے کی ساری راہیں سالہا سال سے کھول دی گئی ہیں۔ میری نظر میں بخیوری کی قیمت پرکاہ کی نہیں بلکہ عملاً یہ راہیں کھول دی گئی ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ دنیا کے شیوخ ہر ہر مقام کے متعلق سوال کریں کہ کیسے اور چند گھنٹوں کی دعا و توجہ کے بعد عرض کروں کہ ایسے لیکن سالہا سال کے تجربے سے محسوس ہوا کہ دنیا کو اس کی خواہش مطلق نہیں۔

دنیا والوں کو اس کی خواہش ہے کہ ایک حلقہ ارادت ہو اور اس میں ایک سر حلقہ ہو اور آنے جانے والے ایسے اپنے تخیل و وہم کی قوت سے آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کہتے ہوئے نفس کو عمر بھر کے لئے وصول الی اللہ اور حصولِ مراد کے مغالطے پر راضی کر لیں اس عُسر میں بظاہر یہ یُسر ہے کہ نفس کو ایک مغالطہ دیدینے کے بعد عمر بھر کے لئے اتباعِ ہوا کی راہ سندِ جواز سے مسجل ہو جاتی ہے۔ ادھر میری مرشد حالت یہ ہے کہ اگر کوئی "حسنِ عقیدت" رکھنے والا آبھی گیا تو اسے چھوٹتے ہی پوری قوت سے یہ تلقین کرنا شروع کر دیا کہ دیکھو "ہادی و نصیر"، "مانع و معطی" "نافع و ضار" "محی و ممیت" تو صرف اللہ ہے۔ رہا اتباع و سماعت و اطاعت تو وہ بلا تاویل رسولؐ کا حصہ ہے اور تم ہم بلا شائبہ ظن و شک صرف مساوی فرائض و واجبات رکھنے والے متعاون علی الخیر بھائی بھائی ہیں۔ اب میں رابطہ حق کی استواری اور قلب و نفس کے کلمہ حق پر ثبات و قیام کے سلسلے میں میں تم سے تعاون کرتا ہوں۔ اسی شرط کے ساتھ کہ میری طرف سے ان اجری الا علی اللہ" کے علاوہ کوئی چیز ظاہر نہ ہونی چاہیئے اور تمہاری طرف سے ہادی و نصیر و مانع و معطی۔ نافع و ضار اور محی و ممیت صرف خدا کو سمجھنا ضروری ہے۔

یہاں پہنچتے پہنچتے اکثر کا حسن ظن بدل جاتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ حلقہائے معروف کا ذکر آیا اور میری بے محابا تنقید شروع ہو گئی اور ملنے والا کسی نہ کسی بہانے سے بھاگ نکلا۔"

(ہفت روزہ صدق جدید ۲۷/۷/۶۲ ص۶)

اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ صوفی صاحب کے خیال میں اسلام عملاً کبھی کوئی تنظیم اختیار نہیں کر سکتا۔ یہ طریق دنیا جہان کے طریقوں سے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے طریق سے بھی نرالا ہے۔ اگر خدا اور رسول کی اطاعت سے ہر فرد فلاح پا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم کیوں دیا ہے۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم۔

اطاعت خواہ ایک ہی ہو لیکن عملاً وہ تین اجزاء پر پھیلتی ہوئی چلی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت۔ رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ حیرانی ہے کہ صوفی صاحب اس آخری قسم کی اطاعت کو کیوں نظر انداز کر گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ صوفی صاحب بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں جس میں آج کل کے اہل علم اور اہل تصوف حضرات مبتلا ہیں یعنی خود پسندی۔ اس لحاظ سے آپ مودودی اور پرویز کے شریک ہیں۔

جہاں تک عام حلقوں کی بات ہے شاید صوفی صاحب عملاً صحیح ہوں کیونکہ آج عام طور پر نہ کوئی اہل علم حضرات اور نہ کوئی اہل تصوف کا حلقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہو لیکن اصولاً صوفی صاحب بڑی غلطی پر ہیں اور یہ قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے کہ وہ تنظیم کی بجائے انفرادیت کا پودا سیراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مودودی اور پرویز کی طرح اللہ تعالیٰ اور رسول کی بات نہیں بلکہ اپنے نفس کی بات کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف فرمایا ہے۔

(انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہمیں اسکے حافظ ہیں ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے کوئی پروگرام ضرور بنایا ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور رسول کے ساتھ اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری بتائی ہے اور یہ شرط کہ گر باہم تنازعہ ہو تو خدا تعالیٰ اور رسول کی طرف پھر جاؤ۔ صرف اس بات کا ثبوت ہے کہ جو بھی فیصلہ ہو وہ قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیئے اور اس طرح امام وقت بھی قرآن و سنت ہی کے مطابق حکم لگاتا ہے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ کی طرف پھر جانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر کوئی جو چاہے اپنی خواہش کے مطابق قرآن و سنت کی تاویل کر لے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ حیثیت حیات اس دنیا میں موجود تھے تو قولاً اور عملاً جو تاویل وہ قرآن کریم کی پیش کرتے تھے اسکی پابندی سب پر عاید ہوتی تھی مگر جب آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے آپ کے بعد آپ کے خلفاء قرآن و سنت کے مطابق حکم لگاتے تھے۔ اس لئے آج بھی قرآن و سنت کی وہی تاویل درست و صحیح ہوگی جو زمانے کا امام کرے گا۔ ہر وہ شخص جس نے چار کتابیں پڑھ لی ہوں یا کسی پیر کی شاگردی میں چند وظیفے کر لئے ہوں قرآن و سنت یعنی اطاعت خدا تعالیٰ اور اطاعت رسول کا جوہری نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حدیث مجدد دین کے مطابق وہی جوہری ہو سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہو چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ ضرورت الامام کا آغاز اس طرح فرماتے ہیں۔

"واضح ہو کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کے لئے کافی ہو سکتی ہے کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں سو بموجب اس نبوی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش میں لگا رہے۔"

(رسالہ ضرورت الامام ص۲)

ہم صوفی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اطاعت رسول میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی پابندی شامل ہے یا نہیں۔ پھر کیا آپ نے امام وقت کی تلاش کی خفۃ کی ہے؟ اگر نہیں کی تو کیوں؟

صوفی صاحب نے اوپر کے حوالہ میں جو اپنی ذاتی کیفیات بتائی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو راہبر نہیں بلکہ راہ رو بنایا ہے جس کو ایک راہبر کامل کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ آپ دوسروں کے متعلق سخت مایوس ہیں اور راہنمائی کی بجائے گمراہی کی طرف ڈال دیتے ہیں کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی توفیق عطا نہیں کی کہ آپ "ضرورت الامام" کی حقیقت کو سمجھ لیں اور دوسروں کو تلاش کرنے میں مدد دیں نہ کہ متلاشیان حق کو بھی اپنی قنوطیت سے حصہ دیں اور وہ مایوس ہو کر آپ سے بھی کنارہ اختیار کریں اور بھاگ اٹھیں۔ یہ درست ہے کہ آپ حلقہ ہائے معروف پر تنقید کرتے ہیں مگر آپ کی یہ غلطی معلوم ہوتی ہے کہ آپ محض اپنے نفس کی پیروی میں ہر ایک کے خلاف ایک ہی لاٹھی چلاتے ہیں اور کبھی غور نہیں کرتے کہ

خاکساران جہاں را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

چاہیئے کہ پہلے آپ قرآن و سنت سے امام وقت کی ضرورت کا تعین کریں اس کے لئے آجکل ضروری ہے کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ ضرورت الامام بھی غور سے مطالعہ کریں اور قنوطیت اور یاسیت سے پرہیز کریں۔ جب آپ پر واضح ہو جائے کہ ہر زمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے امام مبعوث کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی وضاحت کی ہے تو پھر آپ امام الوقت کی تلاش کریں اور ان خصوصیات کو جو امام زمانہ میں ہونی چاہئیں ان پر غور کریں اور ان کے مطابق تلاش یار میں نکلیں اور تمام نفسانی باتوں کو جلا کر راکھ کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کہاں ہیں اور کس پانی میں ہیں آپ کو رسالہ "ضرورۃ الامام" سے یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ محض "سلوک و تصوف" کوئی چیز نہیں بلکہ امام الوقت میں ان باتوں سے بہت بلند اوصاف ہونے چاہئیں۔ ان اوصاف کی کسی قدر تفصیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اسی رسالہ میں بیان کی ہے ان پر غور کریں ہم ذیل میں مختصراً ان کی فہرست دیتے ہیں۔ امام الوقت میں مندرجہ ذیل اوصاف ہونے چاہئیں۔

اول۔ قوتِ اخلاق

چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبانوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلےٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیشِ نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ وغیرہ۔

دوم:- قوتِ امامت

جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبتِ الٰہی

(باقی ص پر)

ماضی کے خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کے

چند ایمان افروز واقعات

از حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور احمدیت کے نہایت مخلص اور فدائی خادم تھے۔ آپ سر آغاخاں کو ماننے والی خوجہ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں پائی۔ بعد میں آپ کا خاندان مستقل طور پر ریاست حیدرآباد کے شہر سکندرآباد میں منتقل ہو گیا۔ احمدیت سے ابتدائی تعارف ۱۹۱۳ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ آپ پر احمدیت کی صداقت منکشف کی۔ جس کے بعد ۱۹۱۵ء میں آپ نے احمدیت قبول کی۔ قبولِ احمدیت کے بعد آپ نے وسیع پیمانے پر مختلف زبانوں میں تبلیغی لٹریچر شائع کرنے اور مفت تقسیم کرنے کا کام شروع کیا۔ اور وفات تک اپنی زندگی کو عملاً اس مقدس فریضہ کے لئے وقف رکھا۔ ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء کو بمقام سکندرآباد (انڈیا) وفات پائی۔ آپ کے اخلاص تقوےٰ اور بلند روحانی مقام کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قبول احمدیت سے قبل ایک رؤیا میں دیکھا کہ

"ایک تخت بچھا ہے جس پر سیٹھ صاحب بیٹھے ہیں۔ اس وقت آسمان کی کھڑکی کھلی اور فرشتے سیٹھ صاحب پر نور پھینکنے لگے۔"

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے آج سے ۲۳ برس قبل ۱۰ر نومبر ۱۹۳۹ء کو مندرجہ عنوان سے ایک مضمون رقم فرمایا تھا جو افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو کر قریباً ۲۷ سال کا عرصہ ہوتا ہے اس درمیان کئی بار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اشد ضروری امور کے لئے دعائیں کروانی پڑیں۔ اور وہ سب معجزانہ طور پر قبولیت کا شرف پاتی رہیں۔ مگر افسوس کہ مجھے وہ تمام محفوظ رکھنے کا خیال تک نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ میری یہ غفلت معاف فرمائے۔ اس وقت جو کچھ یاد ہے وہ درج کر دیتا ہوں۔

(۱)

۱۹۱۸ء میں میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب اور سیٹھ الہ دین ابراہیم بھائی نے اپنے لڑکے فاضل بھائی کو قادیان تعلیم کے لئے روانہ کیا۔ علی محمد صاحب نے ۱۹۲۰ء میں میٹرک پاس کر لیا۔ ان کو لنڈن جانا تھا۔ دونوں لڑکے واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکایک فاضل بھائی کو ٹائیفائڈ بخار ہو گیا۔ نور ہسپتال کے ڈاکٹر جناب حشمت اللہ صاحب اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضؓ نے جو کچھ ان سے ہو سکا سب کچھ کیا۔ طبیعت درست بھی ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بدپرہیزی کے سبب طبیعت پھر ایسی بگڑی کہ زندگی کی امید نہ رہی۔ جب یہ خبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہنچی تو حضور خود بورڈنگ میں تشریف لائے۔ اور بہت دیر تک دعا فرمائی۔ اس کے بعد طبیعت معجزانہ طور پر سدھرنے لگی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فاضل بھائی کو نئی زندگی حاصل ہوئی یقیناً حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔ یہ حقیقت ہم نے صاف طور سے اپنی نظر سے دیکھی الحمد للہ

(۲)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہوا میری تیسری لڑکی عزیزہ ہاجرہ بیگم کے پیٹ میں یکایک درد ہو گیا۔ ہم نے اپنے قریب رہنے والے سرکاری خطاب یافتہ ڈاکٹر کو جو آنریری مجسٹریٹ بھی ہے بلوایا۔ اس نے دیکھ کر کہا لڑکی کے پیٹ میں پیپ ہے فوراً اپریشن کر کے نکال دینی چاہیئے۔ ورنہ جان خطرہ میں ہے۔ وہ دسمبر کا مہینہ تھا۔ مجھے سالانہ جلسہ پر ایک دو روز میں قادیان جانا تھا۔ اور یہاں یہ حالت ہو گئی پھر ہم نے یہاں کے ہسپتال کے بڑے یورپین ڈاکٹر کو بلوایا۔ اس نے خوب معائنہ کر کے بتایا کہ نہ پیپ ہے اور نہ اپریشن کی ضرورت۔ ہم سب شکر بہت خوش ہوئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ مگر وہ ڈاکٹر اپنی ہی رائے پر اڑا رہا کہ پیپ یقیناً ہے فوری اپریشن کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر اگر یہ لڑکی بچ جائے۔ تو میں اپنی ڈاکٹری چھوڑ دوں گا۔ مگر ہم نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ میں دوسرے روز قادیان روانہ ہو گیا وہاں سے واپس آنے تک لڑکی اچھی رہی مگر اس کے بعد یکایک لڑکی کی ناف میں سوراخ ہو گیا۔ اور اس قدر پیپ نکلی کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ ہم نے پھر اسی ڈاکٹر کو بلوایا جس نے کہا تھا پیپ ہے اس نے کہا اب اپریشن کا وقت نہیں رہا اب یہ کیس Hopeless ہو گیا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ اب کوئی علاج نہیں سوائے دعا کے۔ میں نے فوراً ایک تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور دوسرا الفضل کو روانہ کیا اور پھر ایک بار حضور کی دعا کا معجزانہ نتیجہ دیکھا کہ بغیر کسی ڈاکٹری علاج کے صرف ایک معمولی دائی کی دوائی سے میری پیاری لڑکی کامل صحت پا گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

(۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب کو I.C.S. کے لئے لنڈن روانہ کیا۔ وہاں ان کو پہلے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنی ضروری تھی مگر ایم۔ اے میں اس قدر دیر ہو گئی کہ I.C.S. کے لئے موقعہ نہ رہا۔ ایم۔ اے کے سات مضامین میں سے چھ تو انہوں نے پاس کر لئے مگر آخری مضمون میں متواتر فیل ہوتے گئے۔ اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کو واپس بلانے کی اجازت چاہی۔ مگر حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ان کا نام پاس ہونے والوں کی فہرست میں دیکھا ہے اس لئے انشاء اللہ یہ یقیناً پاس ہو کر آئیں گے۔ میں نے ان کو یہ کیفیت لکھی اور پھر کوشش کرنے کو کہا انہوں نے پھر ایک بار کوشش کی مگر پھر فیل ہو گئے۔ یہ پریشان حالی میں تھے کہ اب آئندہ کیا کیا جائے۔ ان کے استاد کو جب معلوم ہوا کہ پھر فیل ہو گئے۔ تو اس نے تحقیق کی۔ معلوم نہیں خدا تعالیٰ نے کیا کیا کرشمہ ہوا کہ ایک دو روز میں ان کو یونیورسٹی کی طرف سے اطلاع ملی۔ کہ آپ کے فیل ہونے کی خبر غلط تھی۔ آپ پاس ہو گئے ہو۔ یہ بہت خوش ہوئے۔ اور سمجھ گئے کہ محض اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کا خواب پورا کرنے کے لئے ان پر یہ فضل کیا ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا اور ڈگری حاصل کی۔ حج کا موقعہ تھا اس لئے واپس آتے ہوئے حج کر کے الحاج علی محمد ایم۔ اے بن کر ہم کو آملے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

(۴)

سیٹھ جی ایم ابراہیم بھائی نامی ہمارے ایک ماموں تھے۔ وہ بمبئی کے ایک لکھ پتی سیٹھ تھے۔ ان کو تجارت میں بہت نقصان ہوا۔ وہ ہندوستان چھوڑ کر امریکہ چلے گئے۔ بیس سال کے بعد سکندرآباد آئے بھوپال میں ان کو دو سو روپیہ کی سرکاری ملازمت ملی۔ تو وہاں چلے گئے۔ چند سال کے بعد پھر واپس سکندرآباد آئے۔ وہ پکے شیعہ تھے۔ میں نے ان کو احمدیت کی تبلیغ کی۔ آخر وہ احمدی ہو گئے۔ عیسائی ممالک میں رہنے سے بالکل بے دین ہو گئے تھے۔ مگر احمدی ہونے کے بعد ان میں بڑی تبدیلی ہو گئی۔ پانچ وقت کی نماز کے علاوہ ہمیشہ تہجد پڑھا کرتے تھے۔ ۸۰ سال کی عمر تھی۔ پھر بھی سخت گرمی میں بھی روزہ ترک نہ کرتے تھے۔ اپنی آمد کا کافی حصہ للّٰہ خرچ کرتے تھے۔ جس رات وہ فوت ہوئے۔ اکرامت خان صاحب ودرت محمد صاحب جو یہاں کے سپیشل مجسٹریٹ ہیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے ماموں صاحب کے بنگلہ میں فوجی لوگ جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے ان کے افسر سے دریافت کیا کہ آپ لوگ یہاں کیوں جمع ہوئے ہو۔ اس نے کہا۔ آج ایک بڑے بزرگ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے اعزاز کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

اس مخلص بزرگ کا ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک بار ہم دونوں سالانہ جلسہ پر قادیان گئے۔ وہاں ہم کو ایک بھوپال کے دوست ملے۔ وہ ہمارے ماموں صاحب کا جی ایم ابراہیم نام سنکر کہنے لگے۔ آپ پر ایک فوجداری مقدمہ تیار ہو رہا ہے کیونکہ آپ نے وہاں کے ایک بڑے افسر کے خلاف کچھ لکھا تھا۔ یہ کیفیت معلوم

ہوتے ہی ہمارے ماموں صاحب بہت گھبرا گئے مکرم معظم آنریبل چودھری ظفر اللہ خاں صاحب سے ان کا بہت دوستانہ تعلق تھا۔ ان سے ملے۔ انہوں نے اُن کو بہت تسلی دی۔ مگر یہ مطمئن نہ ہوئے اور حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اپنا یہ حال سنایا۔ حضور نے ان کے متعلق دعا فرمائی۔ تو خدا تعالیٰ نے جواب میں فرمایا۔ **یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ**۔ یہ قرآن شریف کی وہ آیت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اے آگ۔ تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ الحمد للہ عین اسی کے مطابق ہوا۔ بھوپال والے مقدمہ کی آگ بالکل ٹھنڈی ہو گئی۔ اور یہ ابراہیم اس آگ سے بالکل سلامت نکل آئے

یہ کیا عظیم الشان نشان ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے موعود خلیفہ کے ساتھ کیا خاص تعلق ہے

۵۔ ہمارے مکرم دوست جناب سید بشارت احمد صاحب جو جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کے امیر ہیں۔ ان کے ایک ماموں نواب غوث الدین صاحب حیدر آباد کے ایک امیر و جاگیر دار تھے ان کے لاولد فوت ہو جانے سے ہمارے سید صاحب اپنی والدہ صاحبہ کی جانب سے منجملہ اور ورثاء کے نواب صاحب کے اسٹیٹ کی تقسیم وغیرہ کے متعلق مختار و مجاز تھے ان کی ایک بلڈنگ نواب جمال نام کی بمبئی میں تھی۔ سید صاحب موصوف نے معہ دیگر ورثاء کے ہم سے اس بلڈنگ کی فروخت کے متعلق معاملات شروع کئے تو ہم نے ایک بمبئی والے رشتہ دار کے ذریعہ اس کے متعلق دریافت کر کے سوا لاکھ روپیہ میں خرید کر لی۔ اس خرید میں ہمارے بمبئی والے رشتہ دار اور ایک ماموں سیٹھ اللہ دین ابراہیم احمدی بھی شریک تھے۔ ہم نے یہ بلڈنگ صرف اس لئے خرید کی کہ اس کو فروخت کر کے کچھ نفع حاصل کریں۔ ہم سب کو امید تھی کہ پندرہ بیس ہزار روپیہ منافع ہو جائے گا۔ میں نے یہ شرط پیش کی کہ ہم اسکے متعلق حضرت امیر المومنین سے دعا کرائیں اور ہم کو جو منافع ہو اس کا پانچواں حصہ ہم تبلیغ کے لئے قادیان روانہ کریں۔ میرے بھائی خان بہادر سیٹھ احمد بھائی نے اور ہمارے ماموں صاحب نے یہ شرط مان لی۔ مگر ہمارے بمبئی والے رشتہ دار نے نہ مانی خیر اسکے بعد میں نے یہ حقیقت حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لکھ بھیجی اس کے بعد غیر معمولی طور پر اس جائیداد کی قیمت تیز ہونے لگی مجھے حج کے لئے جانا تھا۔ اسلئے میں نے بمبئی والے رشتہ دار کو لکھا کہ قیمت تیز ہو گئی ہے اب اسے فروخت کر دیں۔ مگر اُن کا خیال تھا کہ قیمت اور تیز ہو گی۔ اس لئے ہم اور ٹھہریں یا جس قیمت میں یہ جائیداد لگی جاتی ہے اسی قیمت پر ہم فروخت کر دیں ہم نے منظور کیا اور ہم کو اس میں اسی ہزار روپیہ منافع ہوا جس کا پانچواں حصہ سولہ ہزار روپیہ میں نے قادیان روانہ کر دیا اس کے بعد میں حج کے لئے روانہ ہو گیا وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے بمبئی والے رشتہ دار سے جائیداد کے متعلق دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ قیمت تو صرف ہمارے لئے تیز ہوئی تھی۔ ہمارے فروخت کر دینے کے بعد قیمت کم ہوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ اصل قیمت بھی وصول نہ ہو سکی۔ ہمارے رشتہ دار نے اقرار کیا۔ کہ واقعی آپ دعا کرا کے کامیاب ہو گئے اور میں بہت نقصان میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس واقعہ کو ۲۸ سال کا عرصہ ہوا۔ اب تک وہ جائیداد بغیر فروخت ہوئے ایسی ہی پڑی ہے۔ دیکھو یہ خدا تعالیٰ کا کیا کھلا کھلا نشان ہے۔ ایک ہی معاملہ ہے۔ جس کے تین حصہ دار ہیں۔ دو حصہ دار تو خدا کے خلیفہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس سے دعا کرواتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ان کو اسی ہزار روپیہ منافع عطا فرماتا ہے۔ مگر تیسرا حصہ دار نہ خدا کے خلیفہ کو مانتا ہے۔ اور نہ اس کی دعا کی پرواہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسکو نہ صرف منافع سے محروم رکھتا ہے۔ بلکہ ان دو قبول مومن حصہ داروں کو اسی ہزار روپیہ اسی کی جیب سے دلواتا ہے۔ اس طرح اسکو نفع کے عوض اتنی بڑی رقم بطور جرمانہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ دیکھو یہ احمدیت کی صداقت کا کیا عظیم الشان نشان ہے۔ جس کی آنکھ ہو وہ دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور حق کو قبول کرے۔

(بشارات رحمانیہ صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۶)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز طویل عرصہ سے علیل ہے کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ جملہ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم عاجل و کامل شفا عطا فرمائے

خاکسار نذیر احمد خادم بمقام چک ۱۲/ ۲.۴ ڈوڈی کچی والہ ضلع بہاولنگر

۲۔ میرا بھتیجا عزیز محمد علی قلعہ صوبہ سنگھ میں بعارضہ تشنج اعصاب آج پندرہ روز سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ عزیز کی صحت کے واسطے دعا کریں۔

خاکسار شیخ غلام رسول پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ گھٹیالیاں
براستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

تزکیہ نفس اور تطہیر قلوب کے خاص ایام

(از مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے مبارک ایام اب پھر قریب آرہے ہیں۔ امسال ہمارے اس خالص دینی اور تربیتی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان تاریخوں میں ہمارا یہ آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ذکر الٰہی اور للہیت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو گا۔ اس میں شمولیت انصار اللہ کے لئے تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں شامل ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے اس کی عظیم الشان برکات کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ خدام بھی اس میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انصار کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ روحانی تربیت کے اس انمول موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دیں اور پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے اس مرکزی اجتماع میں شریک ہوں۔

آپ سے یہ بھی گذارش ہے کہ:-

۱۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجاویز اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے بھجوانا چاہئیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ دس ستمبر تک ان سے مطلع فرما دیں۔ تاکہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کر سکے۔ اور شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کر کے تمام مجالس کو غور کرنے کے لئے شوریٰ سے کافی عرصہ قبل بھجوایا جا سکے۔ ایسی تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

۲۔ آپ کی مجلس کی طرف سے مجلس شوریٰ انصار اللہ میں شرکت کے لئے نمائندگان کے اسمائے گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہو گا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور ناظم / ناظم اعلیٰ۔ زعیم / زعیم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ از راہ کرم جلد بھجوا دیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔ والسلام

خاکسار:- **محبوب عالم خالد ایم اے**
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں
سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں۔ اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط نمبر ۲

اعتراف حقیقت

[redacted]

۸۔ سوئٹزرلینڈ کے کثیر الاشاعت روزنامہ نے لکھا:۔

"ہمیں اس خیال کے پیش نظر کہ تحریک احمدیت کا آغاز ہندوستان ایسے دور دراز ملک سے ہوا ہے ہم میں سے بعض لوگ یہ نہ سمجھیں کہ اس تحریک سے ہمیں کیا تعلق یا واسطہ ہو سکتا ہے اس ضمن میں ہم کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ آج کل کی دنیا میں فاصلوں کی دوری اور بُعد کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا آج کل تو طویل سے طویل فاصلہ بھی قریب ترین فاصلہ کی صورت اختیار کر سکتا ہے خود اس ملک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کا وجود اس امر کا بین ثبوت ہے کیا اسکے نتیجہ میں زیورک میں خود ہمارے اپنے درمیان ایک اسلامی عبادت گاہ بھی مسجد کی تعمیر ممکن ہوتی نہیں دکھائی دے رہی! .... یہ جماعت دنیا کے اور بہت سے حصوں میں پھیل گئی ہے جہاں تک یورپ کا تعلق ہے لنڈن ہمبورگ، فرانکفورٹ۔ میڈرڈ۔ ہیگ۔ زیورک اور سٹاک ہالم میں اب اس جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن لاس اینجلیز نیویارک پٹسبرگ اور شکاگو میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس سے آگے گریناڈا۔ ٹرینیڈاڈ۔ ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروف کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے سیرالیون گھانا نائیجریا۔ لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاصی جمعیت ہے مشرقی وسطی اور ایشیا میں سے منقطہ۔ دمشق بیروت۔ ماریشس برطانوی شمالی بورنیو۔ کولمبو۔ رنگون۔ سنگاپور اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں

دوسری عالمگیر جنگ سے قبل ہی قرآن کا دنیا کی سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا چنانچہ اب تک ڈچ جرمن اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں عنقریب روسی ترجمہ بھی منظر عام میں آنیوالا ہے (قرآن مجید کا ترجمہ بزبان سواحیلی مشرقی افریقہ میں بھی شائع ہو چکا ہے ناقل)

اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے اور وہ یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کر دیا جائے اور وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے اس کے ذریعہ یہ لوگ پوری انسانیت کو اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر مسلمان ہو جائیں گے

یہ جماعت خود اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا پر اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا بنی نوع انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک واقعہ اور نشان ہے"۔

(روزنامہ BUNDNER TAGBLATT ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء)

۹۔ بین الاقوامی شہرت رکھنے والا رسالہ "لائف" آف امریکہ رقمطراز ہے:۔

"اسلام کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی زندگی اور قوت کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں ان میں سب سے زیادہ پیش پیش ایک نیا فرقہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اس کا صدر مقام پاکستان میں ہے اور یورپ افریقہ، امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک میں اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں .... قادیانی جماعت کا جس نے افریقہ کو خاص طور پر اپنی توجہ اور جدوجہد کا مرکز بنا رکھا ہے دعویٰ ہے کہ وہ اب تک وہاں ساٹھ ہزار حبشی باشندوں کو اسلام میں داخل کر چکی ہے .... بعض علاقوں میں جہاں آج کل عیسائی مشنری اور مسلمان مبلغ ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلے میں دس حبشی اسلام قبول کرتے ہیں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مغربی افریقہ میں اب اسلام کو واضح طور پر حبشیوں کا مذہب قرار دیا جاتا ہے جب کہ عیسائیت وہاں صرف سفید فام لوگوں کا مذہب بن کر رہ گئی ہے"

(ہفت روزہ لائف ۸ اگست ۱۹۵۵ء)

۱۰۔ لائل پور کا مشہور ہفت روزہ اخبار "المنبر" لکھتا ہے:۔

"قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو وہ تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت۔ کشمیر۔ انڈونیشیا اسرائیل جرمن ہالینڈ۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ دمشق نائیجیریا۔ افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام قادیانی جماعتیں مرزا محمود احمد کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان کے بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں۔ اور افراد نے کروڑوں روپوں کی جائدادیں "صدر انجمن احمدیہ ربوہ" اور "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام وقف کر رکھی ہیں .... غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام صرف اسی اصول نفع رسانی کی وجہ سے قادیانیت کی بقا اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے بلکہ ظاہر حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ قائم ہے

ایک عبرت انگیز واقعہ جو ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا ۱۹۵۳ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں قادیانی عین انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے بزبان گویا وہ زبان حال و قال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جماعت۔ اس وقت جب کہ ہمیں آپ لوگ کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن ان کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں .... غور فرمائیے ان لوگوں کا تاثر کیا ہوگا؟ اور قادیانیوں کا یہ کام ان کی زندگی اور ترقی میں کس حد تک ممد و معاون ہے"۔

(المنبر ہفت روزہ ۲ مارچ ۵۶ء) (تلک عشرۃ کاملۃ)

ہم نے دس عدد اعترافات درج کئے ہیں ان سے جماعت احمدیہ کی غیر ممالک میں اسلامی خدمات اور کامیابی نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے، والفضل ما شھدت بہ الاعداء۔

مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق اور قیام امن و امان اور تمام دنیا میں اشاعت دین اسلام کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے فاستبقوا الخیرات کی دعوت دی ہے اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے سامنے نہایت اعلیٰ گر پیش فرمایا ہے کہ

"اسلامی تعلیم کے مطابق ہمارا ہر فرد نیکی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس سے آگے نہ نکل جائے اگر یہ جذبہ مسابقت قومی رنگ میں پیدا ہو جائے اور ہر فرد نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے تو دنیا کے تمام جھگڑے اور فسادات مٹ جائیں اور امن اور صلح کا دور دورہ ہو جائے میں نے کئی دفعہ اپنی جماعت کے مخالفین کے سامنے یہ بات پیش کی ہے کہ گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا کوئی خوبی کی بات نہیں اگر تم ہماری جماعت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو اس طرح مقابلہ کرو کہ اگر ہم نے بیرونی ممالک میں سو جگہ اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہوئے ہیں تو تم دو سو جگہ اسلام کے تبلیغی مشن قائم کرو اگر ہم پانچ یا دس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرتے ہیں تو تم بیس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرو اگر ہمارے اندر دو ہزار واقفین زندگی پائے جاتے ہیں تو تم اپنے اندر چار ہزار واقفین زندگی پیدا کر کے دکھا دو اور ہم سے بڑھ کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پھیلانے کی کوشش کرو۔ مگر اس مقابلہ کی طرف کوئی نہیں آتا۔ گالیاں دے کر اور جھوٹے الزامات لگا کر وہ چاہتے ہیں کہ انہیں غلبہ حاصل ہو جائے۔ مگر اسلام ایسے گندے مقابلوں کی اجازت نہیں دیتا اسلام کہتا ہے کہ اگر تم نے مقابلہ ہی کرنا ہے تو نیکی اور تقویٰ میں کرو خدا تعالیٰ کی محبت اور تعلق باللہ میں کرو اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے پھیلانے میں کرو۔ دنیوی ترقی کی تدابیر میں کرو اور گندے مقابلوں میں اپنی طاقتیں خرچ نہ کرو"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۱۸۳۔۱۸۴)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے کہ جس سے ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی عزت و جلال سورج کی طرح چمکے اور اسلام سب دینوں پر غالب آجائے اور ہم سب احسن رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللھم آمین

خاکسار عبد المنان شاہد مربی انچارج
(حال علی پور ضلع مظفر گڑھ)

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے عہدہ داروں کا تربیتی اجتماع مورخہ ۳۰/۸/۶۲، ۳۱/۸/۶۲، ۱/۹/۶۲، بروز جمعرات و جمعہ و ہفتہ جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔

پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال صاحبان اس تربیتی اجتماع میں شرکت فرما کر مشکور فرماویں یہ اجلاس ۳۰/۸/۶۲ کو بعد دوپہر کو شروع ہوگا اور ۱/۹/۶۲ ۱۲ بجے بعد دوپہر تک رہے گا۔ سلسلہ کے جید علماء کرام اس اجتماع کو خطاب فرماویں گے،

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

شکریہ احباب

(از محترم حاجی محمد الدین صاحب آف تہال درویش قادیان)

میرے لڑکے عزیز ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کی افسوسناک وفات پر بہت سے احباب تعزیتی خطوط بھجوا رہے ہیں اور اسی طرح اپنی محبت اور اخوت کا اظہار فرما رہے ہیں۔ میں خود بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوں اس لئے میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ سب احباب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر سکوں۔

لہذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب کا جو میرے محسن ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں سب احباب کا دعاگو ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے اور اپنی رضا کے عطر سے ممسوح فرمائے۔ (خاکسار حاجی محمد الدین درویش قادیان)

تصحیح

نصرت گرلز سکول کے میٹرک کے نتائج میں رول نمبر ۵۵۹۰ کے ساتھ بشریٰ نسرین اختر کا نام غلطی سے شائع ہوگیا ہے درست نام امتہ النصیر ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

درخواست دعا

میرا بھائی مشتاق احمد کاہلوں بیمار ہے اس کی لئے تمام بھائی بہنیں دعا فرماویں۔

(ہمشیرہ مشتاق احمد کاہلوں)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کا سالانہ امتحان

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سکیم ۶۲-۱۹۶۱ء میں خدام کا جو سالانہ امتحان لیا جاتا شامل ہے اس کا نصاب اور ڈیٹ شیٹ علی الترتیب درج ذیل ہیں :۔

نصاب

۱۔ قرآن پاک ۔ پہلے دس پارے ترجمہ و معمولی تفسیر (تفسیر صغیر)

۲۔ حدیث شریف ۔ ریاض الصالحین نصف اوّل

۳۔ کلام ۔ (۱) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ کشتی نوح ۔ ایک غلطی کا ازالہ ۔ الوصیت اسلامی اصول کی فلاسفی۔

(ii) ۔ کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ۔ دعوۃ الامیر ۔ سیرۃ خیر الرسل ۔

(iii) اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو = ۸۰ ۔ فارسی = ۱۰

۴۔ عام دینی معلومات ۔ امدادی کتب ۔ دیباچہ تفسیر القرآن ۔ سلسلہ احمدیہ

اِس امتحان میں مجموعی طور پر اول اور دوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۶۲ء کے موقعہ پر علی الترتیب ۳۰ اور بیس روپے کے انعامات دیئے جائیں گے

ڈیٹ شیٹ :۔ یہ امتحان انشاءاللہ ۱۱ ستمبر ۶۲ء بروز منگل منعقد ہوگا حسب ضرورت قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو مرکز کی طرف سے سوالات کے پرچے بھیج دیئے جائیں گے ڈیٹ شیٹ کی تفصیل درج ذیل ہے :۔

۱۱ ستمبر بروز منگل ۔ پہلا پرچہ ۔ قرآن پاک و حدیث شریف ۔ ۸½ بجے تا ۱۱½ بجے (قبل دوپہر)

دوسرا پرچہ ۔ کلام و عام دینی معلومات ۔ ۳ تا ۶ بجے (بعد دوپہر)

قائدین سے گزارش ہے کہ امتحان لینے کے بعد خدام کے جوابات کے پرچے فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیئے جائیں تاکہ یہاں پر مارکنگ کا انتظام کیا جا سکے خدام کو ہدایت کی جائے کہ اپنے پرچہ پر اپنا نام مجلس کا نام اور تعلیم ضرور تحریر کریں ۔ امتحان کے لئے خدام قلم اور کاغذ خود مہیا کریں ۔

ضروری نوٹ : قائدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ فوری طور پر مرکز میں اطلاع دیں کہ انہیں کتنی تعداد میں سوالات کے پرچے روانہ کئے جائیں ۔ یہ اطلاع ۲۰ راگست تک مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے تا اس کے مطابق پرچوں کی چھپوائی اور بعد ازاں ان کی ترسیل کا انتظام کیا جا سکے ۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۱۸ راگست تا ۲۶ راگست ۶۲ء

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ۱۸ راگست سے ۲۶ راگست ۶۲ء تک مسجد دارالذکر میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے ۱۸ راگست بروز ہفتہ ۵ بجے شام محترم چوہدری محمد اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور افتتاح فرمائیں گے پروگرام ہر روز صبح ۳ بجے نماز تہجد سے شروع ہو کر رات سوا نو بجے ختم ہوا کرے گا ۔

معلمین درس قرآن مجید ۔ درس حدیث ۔ تجوید القرآن نماز مترجم ۔ تاریخ اسلام اور فقہ کے متعلق درس دیں گے شریک ہونے والے طلبا کو تقاریر کی مشق بھی کرائی جائے گی نیز ورزشی مقابلہ جات بھی ہوں گے ہر روز بعد نماز مغرب علماء سلسلہ علمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے ۔

آخری اجلاس میں مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی آمد متوقع ہے ۔

لاہور اور گرد و نواح کے خدام اس تربیتی کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔

نوٹ : ہر روز آخری اجلاس کے بعد دارالذکر سے اسٹیشن تک بسوں کی سہولت مہیا کی جائے گی ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

خدام الاحمدیہ جہلم کی تربیتی کلاس

۱۷ راگست سے ۲۴ راگست ۱۹۶۲ء تک

خدام الاحمدیہ جہلم کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ جہلم میں ۱۷ راگست سے ۲۴ راگست منعقد ہو رہی ہے سلسلہ کے علمائے کرام اس کلاس میں شمولیت کے لئے مرکز سے تشریف لائیں گے جو خدام کو قرآن مجید ۔ حدیث ۔ فقہ اور عام دینی مسائل کی تعلیم دیں گے ۔

لہٰذا ضلع جہلم کی جملہ مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندگان کثرت سے بھجوائیں ۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ جہلم کی طرف سے ہوگا ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ ضلع جہلم)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال پنجم

کراچی کے احباب کرام کی فہرست کی دوسری قسط درج ذیل ہے ۔

نوٹ :۔ ۶ روپے سے کم اور بقایا جات کی رقوم درج نہیں کی گئیں ۔

(ناظم مال وقف جدید)

لارنس روڈ	
مولوی عبد المجیب صاحب	۸۰ — ..
بیگم صاحبہ احسان الٰہی بھٹی	۶ — ..
مارٹن روڈ	
آفتاب احمد صاحب بسمل	۱۵ — ..
محمد رشید الدین صاحب معہ عیال	۱۲ — ..
عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی	۳۱ — ۱۲
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ رحمانی	۱۴ — ..
شیخ خادم حسین صاحب	۱۶ — ..
شیخ مدبع الرحمٰن صاحب	۶ — ..
مولوی عبد الحمید صاحب	۸ — ..
چوہدری عبد الحق صاحب ورک	۱۲ — ۵۰
میرزا نذیر احمد صاحب	۱۰ — ..
محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ	۷ — ..
ناظم آباد جنوبی	
محمد شفیع خاں صاحب	۷ — ۷۵
محترمہ اطہر اختر کھجی صاحبہ	۱۸ — ..
محمد ادریس عیسےٰ صاحب	۲۰ — ..
خالد لطیف صاحب	۷ — ۵۰

ناظم آباد جنوبی	
حبیب اللہ صاحب بٹ	۲۴ — ..
محمد یوسف صاحب انجنیئر منجانب حامدہ مبارکہ صاحبہ	۱۲ — ..
محمد حمید احمد صاحب	۱۰ — ..
حاجی عبد الکریم صاحب قریشی	۲۶ — ۰۶
نجیب الدین صاحب	۶ — ۵۰
سردار عطاء اللہ صاحب	۷ — ..
شیخ فیض نادر صاحب	۷ — ..
شیخ فیض الرحمٰن صاحب	۶ — ۵۰
چوہدری تنویر احمد صاحب	۱۲ — ..
بیگم صاحبہ اول منیر احمد صاحب	۶ — ..
بیگم صاحبہ ایم اے خورشید و دیگر عزیزان	۱۰۰ — ..
بیگم صاحبہ ملک نذیر احمد معہ والدہ صاحبہ	۱۲ — ..
امۃ الرشید اختر معہ تین پسران	۲۴ — ..
ناظم آباد شرقی	
مستری سلطان جہانگیر صاحب	۶۲ — ..
عبد الحکیم خاں صاحب	۱۲ — ..
قریشی عبد الرزاق صاحب	۶ — ..
غلام احمد صاحب	۳۵ — ..

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

۱۹ - ۲۰ - ۲۱ ر اکتوبر بمقام ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اکیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق مجلس شوریٰ منعقد ہوگی جس کے لئے تجاویز قواعد کے مطابق یکم ستمبر ۶۲ء تک معتمد صاحب مرکزیہ کے نام آجانی چاہئیں جو تجاویز مجلس مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد منظور ہوں صرف وہی تجاویز مرکز میں بھجوائی جائیں یہ تجاویز معین الفاظ میں مختصر اور علیحدہ کاغذ پر ہوں ۔

نمائندگان شوریٰ :۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے مجالس کو اپنے اس حق سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور پوری تعداد میں نمائندے بھجوانے چاہئیں نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ متصور ہوتا ہے گو وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہو اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو رہا ہو تو وہ اپنا نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس صورت میں متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا ۔ نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے اور اس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس مقامی کا اجلاس بلایا گیا تھا

جملہ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ بالا ہدایات کی تعمیل کریں (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

برادر اصغر سید امتیاز احمد شاہ صاحب راولپنڈی کے ہاں مورخہ ۲۶/۲/۶۲ کو لڑکی پیدا ہوئی ۔ احباب جماعت نومولودہ کی لمبی ، صحت والی زندگی اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ
انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا ۔

باورچی کی ضرورت

ایک باورچی کی ضرورت ہے جو باورچی خانہ کے کام احسن طریق سے کر سکتا ہو مرد ہو یا عورت ۔ تنخواہ مناسب دی جائیگی

محمد تقی
معرفت چوہدری شرف احمد صاحب ملاقہ مرچنٹ کوٹلی لوہاراں شرقی تحصیل و ضلع سیالکوٹ

درخواست دعا

میرے ایک غیر از جماعت دوست محمد اسحاق صاحب مہاجر امرتسری حال مقیم گوجرانوالہ عرصہ سے بعارضہ T.B بیمار چلے آرہے ہیں ۔ احباب ان کی شفا عاجلہ اور صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعا فرماویں (حکیم صوفی دین محمد گوجرانوالہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزید تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۲۰:- میں محمد صادق ولد رحمت علی صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن محمد نگر ڈاک خانہ گڑھی شاہو ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- ایک مکان سفیدہ زمین تعدادی ایک کنال ۷ مرلہ (تقریباً) واقعہ محلہ محمد نگر امیر بخش روڈ لاہور قیمت اندازاً ۲۰٫۰۰۰ روپے

۲- ایک مکان دو منزل زیریں مشترکہ جائیداد ۱/۳ مشترکہ دکان نمبر ۷ ملکھی رام سٹریٹ نمبر ۲۳ ۰۰۰۰ روپے

۳- دو عدد مکانات بہ زمین تعدادی ایک کنال ساڑھے پانچ مرلہ ریلوے روڈ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۵٫۰۰۰ روپے

کل میزان ۵۵٫۰۰۰ روپے

جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت ۲۱۴ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ فقط

الراقم الحروف محمد صادق ولد رحمت علی صاحب قوم قریشی ساکن امیر بخش روڈ محمد نگر لاہور۔ العبد:- محمد صادق

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا، کارکن دفتر وصیت، ربوہ

گواہ شد:- ماسٹر محمد ابراہیم ولد شیخ الہ دین۔ صدر حلقہ دہلی گیٹ متصل احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

نمبر ۱۶۷۲۱:- میں نذیرہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حق مہر -/۲۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

الامۃ:- نذیرہ بیگم مکان ۳/۴۸ محلہ عصا رام بازار نلوا ڈان راولپنڈی

گواہ شد:- بشیر احمد بھٹی صدر حلقہ احمد کمرشل کالج ۱۱۷ کشمیری بازار راولپنڈی ۲۸/۳/۶۲

گواہ شد:- محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۷۲۲:- میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالجبار خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۹ گ ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت بذمہ خاوند حسب ذیل ہے

I- میرا حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰ مبلغ یکصد روپے ہے،

II- میرا زیور یہ ہے بالیاں طلائی ۱۰ ماشے نام طلائی ۶ ماشے وزن یک تولہ چار ماشے بقیمت -/۱۷۳/۸

III- میرے پاس مبلغ اسی روپے نقد ہیں۔ گویا میرے پاس کل -/۳۵۳/۸ ہیں۔ میں اپنے حق مہر زیورات اور نقد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط ۱۳ جولائی ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:- مبارکہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:- عبدالغفار خان موصی ۱۵۲۹۱

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کی
نئی پیشکش
نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے
بلحاظ خوبصورتی۔ مضبوطی۔ تیل کی بچت اور افراط حرارت
بے مثال ہیں
اوائل ستمبر تک انتظار کیجئے
رشید اینڈ برادرز ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر

دوسروں کی نگاہ
آپ کا ذوق
فرحت علی جیولرز
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فون ۲۷۲۳

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں دمحبوب اٹھرا مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

"اخراجات میں اضافہ کے باوجود متبادل نہری تعمیرات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی"

"پاکستان دوست ملکوں سے مزید امداد کی درخواست کر رہا ہے" (وزیر خزانہ عبدالقادر)

لاہور ۹ اگست۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے امید ظاہر کی ہے کہ طاس سندھ کی متبادل نہری تعمیرات کے منصوبہ کے اخراجات میں اضافہ کے باوجود کام کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ صدارتی کابینہ کی منظوری کے بعد تنخواہوں اور ملازمتوں کے کمیشن کی رپورٹ شائع کر دی جائے گی۔

مسٹر عبدالقادر مشرقی پاکستان اور کراچی کے دو ہفتہ کے دورہ کے بعد راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈہ پر رکے اور اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ پاکستان عالمی بنک کے ساتھ مل کر کنسورٹیم کے ممالک سے درخواست کر رہا ہے کہ طاس سندھ منصوبہ کے لئے وہ جو امداد دے رہے ہیں اس میں اضافہ کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ اس منصوبہ پر اخراجات کا تخمینہ ساڑھے چار ارب لگایا گیا تھا لیکن تازہ ترین اندازہ کے مطابق اس پر نو ارب روپے خرچ ہوں گے — وزیر مالیات سے دریافت کیا گیا کہ تنخواہوں اور ملازمتوں کے کمیشن کی رپورٹ کب تک شائع کی جا رہی ہے اور سرکاری ملازموں کو کس طرح سے عبوری امداد دی جائے گی؟ آپ نے کہا رپورٹ صدارتی کابینہ کے فیصلہ کے بعد ہی شائع کی جائے گی۔ آپ نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی کہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق سرکاری ملازمین کو کس شرح سے عبوری امداد دی جائے گی۔

نئے اعشاری سکے

ایک سوال کے جواب میں مسٹر عبدالقادر نے بتایا کہ حکومت پچیس اور پچاس پیسوں کے نئے سکوں کے ڈیزائنوں پر غور کر رہی ہے پرانے سکے مکمل طور پر واپس لینے کا اس وقت تک کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ نئے اعشاری سکوں کے ساتھ گردش کرتے رہیں گے جونہی نئے اعشاری سکے ڈھال لئے گئے انہیں جاری کر دیا جائے گا۔ البتہ پرانے سکے بتدریج ہی واپس لئے جائیں گے۔ ناپ اور تول کے اعشاری نظام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسے جاری کرنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا۔

پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے مطابق مسٹر عبدالقادر نے چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ تنخواہوں اور ملازمتوں کے کمیشن کی رپورٹ کے اعلان میں کچھ تاخیر ہو گئی ہے تاہم اس کا اعلان دو ہفتہ کے اندر کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا "میں رپورٹ کی تفصیل کا بغور مطالعہ کرونگا اور اس پر عمل درآمد کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لوں گا"۔ ایک اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ کیا حکومت نے قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے جو ڈھاکہ میں ہوگا، رقم مخصوص کی ہے؟ مسٹر عبدالقادر نے کہا "ڈھاکہ میں اسمبلی کا اجلاس منعقد کرنے پر کوئی مالی پابندیاں نہیں ہیں"۔

آپ نے کہا کہ میں اپنے مشرقی پاکستان کے دورہ سے مطمئن ہوں۔

"روڈ ٹرانسپورٹ کو نجی ملکیت میں دینے کے بارے میں اسی مہینے کوئی فیصلہ ہو جائیگا"

صوبائی وزیر مواصلات مسٹر درمحمد اوستو کا اعلان

پشاور ۹۔ اگست۔ حکومت مغربی پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کو نجی ملکیت میں دینے کے معاملہ پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور امید ہے کہ اس سلسلہ میں ماہ رواں کے آخر تک کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ بات صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ و مواصلات مسٹر درمحمد اوستو نے آج یہاں بتائی۔ آپ نے مزید بتایا کہ گزشتہ روز لاہور میں اعلےٰ افسروں کا ایک اجلاس ہوا تھا جس میں اس امر پر غور کیا گیا تھا۔

مسٹر درمحمد اوستو پشاور کے سہ روزہ دورہ پر کل یہاں پہنچے اور ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ صوبہ کے تمام حصوں میں سرکاری اور نجی دونوں قسم کی بسیں چلنی چاہئیں۔ میں پرائیویٹ بسیں ان روٹوں پر چلانے کا حامی ہوں جن پر سرکاری بسیں چلتی ہیں اس سے صحت مند مقابلہ پیدا ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ پرائیویٹ بسیں اچھے معیار کی ہوں۔

سرحدی علاقوں میں سڑکوں کی حالت بہتر بنانے اور ڈیرہ اسماعیل خاں تک فضائی سروس شروع کرنے کے سلسلے میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا "اس علاقہ میں یہ میرا پہلا دورہ ہے جس کا مقصد حالات سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ میں اس علاقہ میں ٹرانسپورٹ کی حالت بہتر بنانے کی مختلف تجاویز کا جائزہ لوں گا اور اندازہ لگاؤں گا ۴

۴ کہ وہ کس حد تک قابل عمل ہیں۔ اور وہ قابل عمل نہ ہوئیں تو دوسرے منصوبے تیار کئے جائیں گے"۔

لاہور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح مسجد دارالذکر میو روڈ گڑھی شاہو لاہور میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوگا جس میں صدارت کے فرائض محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ادا فرمائیں گے۔

جلسہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب، محترم مولوی شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ اور محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے نیز مکرم ثاقب زیروی صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اپنا کلام پیش کریں گے احباب کثرت سے شریک ہو کر مستفید ہوں۔

ملک عبداللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور

ایڈیٹوریل — (بقیہ صفحہ ۲)

میں آگے بڑھنے کا شوق وغیرہ۔

سوم:۔ قوت بسطت فی العلم

چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے اسی لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور ربّ زدنی علماً کی دعا میں ہر دم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کیلئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ وذالك فضل الله يؤتيه من يشاء

(رسالہ ضرورت الامام صفحہ ۱۳)

چہارم:۔ قوت عزم

عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا وغیرہ

پنجم:۔ قوت اقبال علی اللہ

اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آپڑے اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں وغیرہ

ششم:۔ کشوف والہامات کا سلسلہ

ہم نے اوپر بتایا ہے کہ ان باتوں کی کسی قدر تفصیل رسالہ "ضرورت الامام" میں دی گئی ہے۔ یہاں نہایت اختصار سے کام لیا گیا ہے صوفی صاحب دیکھیں گے کہ امام الوقت میں جو قوتیں ہونی چاہئیں وہ محض سلوک اور تصوف سے بہت بالا ہیں۔

منظور قادر کو ہلال پاکستان کا اعزاز

راولپنڈی ۹ اگست۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے سابق وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کو ہلال پاکستان کا اعزاز دیا ہے یاد رہے کہ مارشل لاء کے دور میں سب سے پہلے یہ اعزاز پانے والے وزیر مسٹر محمد شعیب تھے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲